نوشتۂ تقدیر

235

ہ بیگم محمد حنیف ندوی

Presonal Collection of Books of Late
Maulana Muhammad Hanif Nadvi & Donated
By Mrs. Mahmood Hanif Nadvi

اظہار سنز ۔ لاہور

مجبور در مشیمۂ تقدیر بودہ ایم
مارا چہ اختیار کہ چُون و چرا کنیم

احوال شد از زشتیٔ اعمال تباہ — جُز فضلِ خدا نیست دگر جائے پناہ
ہر چند کہ من ضعیف و ابلیس قوی است — لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

شیطان جس کا بھی ساتھی اور رفیق ہوا، وہ درحقیقت اُس کا بُرا ساتھی اور رفیق ہوا۔

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (۴/۳۸)

جو انسان کو محنت میں تنہا چھوڑنے والا ہے۔

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (۲۵/۲۹)

لیکن اگر ربِّ قدیر کی رضا نہ ہو تو شیطان کی کیا مجال ہے کہ ہمارے دریپئے آزار ہو اور صراطِ مُستقیم سے ہٹا کر ہمیں قعرِ مُذلّت میں ڈال دے۔ حکم الٰہی کے بغیر وہ کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (۵۸/۱۰)

خُدا کا ہاتھ سب ہاتھوں کے اُوپر ہے۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (۴۸/۱۰)

اُس چھپا ہوا ہاتھ تاروں کو جنبش دیتا ہے تو پُتلیاں ناچنے لگتی ہیں۔
وہی مُومنین کے دلوں میں اُلفت ڈالتا ہے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (۸/۶۳)

ایسی اُلفت کہ دُنیا کا تمام مال و متاع خرچ کر کے بھی کوئی یہ مہر و مُحبّت اُن کے دلوں میں نہ ڈال سکتا تھا۔

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (۸/۶۳)

اور اُسی نے اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا۔

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (۳/۱۰۳)

اُن کے دلوں میں ایمان کی مُحبّت ڈالی، اسے آراستہ کیا اور کفر و فسوق اور عصیاں سے نفرت پیدا کی۔

Marfat.com

اَللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ (۴۹/۷)

وہ مسلمانوں کے قلوب سے غُصّہ کو دُور کرتا ہے۔

وَیُذْھِبْ غَیْظَ قُلُوْبِھِمْ (۹/۱۵)

مومنین اور صالحین کا بُغض اُن کے دلوں سے نکال دیتا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ (۷/۴۳)

اس کے برعکس وہ کافروں کو اُن کے غُصّے میں لوٹاتا ہے۔ اُن کے نصیب میں بھلائی نہیں ہوتی۔

وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا (۳۳/۲۵)

کفّار کے پاس جو رسول بھی آتا، وہ اس کی تضحیک کرتے۔

وَمَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ (۱۵/۱۱)

اور یوں اللہ نے خود اُن مجرمین کے دلوں میں استہزا ڈال دیا۔

کَذٰلِکَ نَسْلُکُہٗ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ (۱۵/۱۲)

اُسی نے پیروانِ عیسٰی بن مریم کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈالی۔

وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ رَاْفَۃً وَّرَحْمَۃً (۵۷/۲۷)

اور اُسی نے دو فرقوں کے درمیان قیامت تک عداوت اور کینہ رکھ دیا

فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (۵/۱۴)

اُن کے دلوں میں نفاق پیدا کیا۔

فَاَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ (۹/۷۷)

جنہوں نے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ ہمیں مال و دولت عطا کرے گا تو ہم خیرات کریں گے، مگر جب اللہ نے ان پر کشائش کی تو وہ بخل کرنے لگے۔

فَلَمَّآ اٰتٰھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ بَخِلُوْا بِہٖ وَتَوَلَّوْا وَّھُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۹/۷۶)

اُس نے جسے کوئے نیک نامی میں سے گزرنے دیا، وہ مقبولِ انام ہو گیا

Marfat.com

اور جس کے لیے رسوائی لکھ دی، وہ مقہورِ خالق اور مردودِ خلائق ٹھہرا۔

؎ در کوئے نیک نامی مارا گزر ندادند
گر تو نمے پسندی تغییر کن قضارا

اُسی کے فضلِ کثیر سے ہم اُس کی راہ پا سکتے ہیں اور وہ راہ نمائی نہ کرے تو ہم ہرگز راہ نہیں پا سکتے۔

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (۷/۴۳)

وہ رحم و کرم سے میری طرف نگاہ کرے تو میرے دل کی تاریکی اجالا بن جائے، وہ رفیقِ سفر یا راہ نما ہو تو اپنے بندے کو اندھیرے سے نکال کر نور میں لے چلے،

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (۲/۲۵۷)

اور یہ نورِ ہدایت صرف اُسے نصیب ہوتا ہے، جسے وہ چاہے۔

يَهْدِيْ اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (۲۴/۳۵)

اُسے منظور ہو تو مجھ سے روشنی چھین لے اور مجھے تاریکیوں میں چھوڑ دے۔ میں ایسے بیابانوں میں بھٹکتا پھروں، جہاں سے راستہ نہیں ملتا۔ نور عطا کرنے والا بھی خدا ہے اور نور کو لے جانے والا بھی وہی ہے۔ اور جب وہی مجھ سے میرا نور لے جاوے تو اس کے سوا اور کیا ممکن ہے کہ ظلمتیں ہر سمت سے مجھے گھیر لیں۔

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ (۲/۱۷)

فی الحقیقت جسے خدا نے روشنی نہ بخشی، اُس کے لیے کہیں روشنی نہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (۲۴/۴۰)

؎ آں را کہ ہدایتے رساند — اندازہ کرا کہ داستاند
واں را کہ کند ز روشنی دور — آں کیست کہ باز بخشدش نور

وہ اُجالے کے بغیر اندھیرے میں ٹٹولتا پھرتا ہے اور متوالے کی طرح لڑکھڑاتا ہوا چلتا ہے۔ جو اس کی ملاقات کے بارے میں متشکّی یا اس سے ناامید ہیں، وہ اُن کی گمراہی میں انہیں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔

فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۱۰)

جنہیں خدا نے اپنے ذکر کی لذّت اور شیرینی عطا کی ہے، وہ اس کیف و سرور میں شاد اور مست ہیں، مگر وہ چاہے تو کسی کے دل کو اپنی یاد سے غافل بھی کر دیتا ہے۔

اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا (۱۸/۲۸)

میرا ذکر و فکر اور ذوق و طلب بھی تو اس کے کرم کا صدقہ ہے ؎

ایں طلب در ما، ہم از ایجادِ تُست
رُستن از بیداد یارب دادِ تُست

اُس کی قضا کو کون بدل سکتا ہے یا اس سے انحراف کی کسے ہمّت ہے۔ ہم اُس راہ پر چلنے کے لیے مجبُور ہیں، جس پر خدا نے ہمیں ڈال دیا ہے ؎

ہر جا کہ می بُرد، منِ بے چارہ می رَوَم
باشد عنانِ من بہ کفِ اختیارِ دوست

وہی آسمان سے لے کر زمین تک ہر امر کی تدبیر اور اہتمام خُشک و تر کرتا ہے

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ (۳۲/۵)

ہم پابندِ سلاسل ہیں اور اپنی خواہش و اختیار سے حالات کے رُخ کو نہیں پھیر سکتے۔ تقدیر محض تدبیر کی ناکامی یا بے تدبیری کا نام نہیں بلکہ خدا نے اس کے بندھنوں میں ہم سب کو جکڑ رکھا ہے۔ زمین پر کوئی چلنے یا رینگنے والا نہیں، جس کی چوٹی اُس کے ہاتھ میں نہ ہو۔

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا (۱۱/۵۶)

اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں گرتا، نہ رطب و یابس میں کوئی ایسی چیز ہے، جو پہلے ہی کتابِ مبین یا لوحِ محفُوظ میں لکھی ہوئی نہ ہو۔

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (۶/۵۹)

اُس نے ہر شے کو لکھ کر ضبط و محفُوظ کر لیا ہے۔

Marfat.com

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا (۷۸/۲۹)

اب اُن امور کو لیجئے اور ان آیات پر غائر سی نظر ڈالیے جن سے ہمیں آزاد، خود مختار اور مطلق العنان ہونے کا گمان ہوتا ہے یہ تسلیم کہ خدا ہمارے افعال و اعمال سے واقف ہے اور ہمیں اُن کا بدلہ بھی دے گا۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ (۳۹/۷۰)

لیکن جس طرح اُسے کامل اختیار ہے کہ ہمارے کیے کی ہمیں جزا یا سزا دے بلکہ یہ بھی اختیار ہے کہ ہم میں سے جسے چاہے، اُس کے غرقِ ذنوب ہونے کے باوجود بخش دے اور کسی اَور سے جو اُنہی گناہوں کا مُرتکب ہوا ہو، شدید مُواخذہ کرے۔ کیا اسی طرح ہمیں بھی اپنے اعمال پر کامل قُدرت اور اختیارِ تام حاصل ہے؟ کیا اُس کی مشیّت سے ٹکر لینے کی ہم میں تاب اور مجال ہے؟ کیا ہم قطعی آزاد ہیں اور ہمارے عزائم اور افعال میں کوئی داخلی یا خارجی موانع حائل نہیں؟

مانا کہ پیروی اور اِتباع کے لیے ہدایت آگئی اور خدا کی طرف سے حق نازل ہو چکا۔ اب جو بھی حق کو قبول کرے اور راہِ ہدیٰ پر چلے، اس میں اس کی اپنی جان کا بھلا ہے اور جو گمراہی اختیار کرے وہ اپنی جان کا وبال لیتا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا (۱۰/۱۰۸)

یہ بھی حقیقت ہے کہ کُفر و اِیمان کی سرحدیں واضح اور ایک دوسرے سے جُدا ہیں۔ نزُولِ حق کے بعد ہم میں سے جو چاہے، کُفر کی کشادہ راہوں پر چل نکلے اور جو چاہے ایمان کی تنگ وادیوں میں پرہیز کا دامن سکیڑ کر چلے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (۱۸/۲۹)

لیکن کُفر کی شقاوت اور ایمان کی سعادت ہمیں اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔ ہم از خود نہ اُسے انتخاب کر سکتے ہیں نہ اختیار۔ کافر اور مُومن کی مثال واقعی ایسی ہے کہ ان میں ایک تو اندھا اور بہرا ہے اور دُوسرا بینا اور شُنوا۔

Marfat.com

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ (۱۱/۲۴)

یہ دونوں برابر نہیں لیکن ہمیں بصارت اور سماعت کون عطا کرتا ہے کون ہے جو اندھے کو آنکھیں اور بہرے کو کان بخشتا ہے؟

آدمی کا دل اور زبان، ہاتھ اور پاؤں اور تمام اعضا و جوارح اسی قادرِ مطلق کے کُلّی اختیار میں ہیں، وہ چاہے تو اُن سے کوئی فعل صادر ہو اور نہ چاہے تو اُس کا صدور محال ہو جائے۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ (۶/۱۱۲)

وہ مُوجدِ افعالِ عباد ہے، وہ مُقدّرِ اعمالِ انسانی ہے۔ وہ جس طرح بندوں کا خالق ہے، اُسی طرح اُن کے اعمال کا بھی خالق ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (۳۷/۹۶)

پھر کیا ہم اُسے ہدایت پر لانا چاہتے ہیں، جسے خدا نے گمراہ کیا۔ حالانکہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ جسے وہ گمراہ کرے، اُس کے لیے ہم مطلق راہِ ہدایت نہیں پا سکتے۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (۴/۸۸)

ہم میں قُدرتِ گناہ اُس نے پیدا کی۔ ہمیں وہ اسباب و مواقع مہیّا کیے جو ہمارے دامن کو عصیاں و ذنوب کی طرف کھینچتے ہیں اور ہم کشاں کشاں چلے جا رہے ہیں اسی نے ہمیں ارتکابِ افعال کا ارادہ دیا۔ پس بظاہر فاعل ہونے کی حالت میں بھی ہم اُس سے منفعل اور اثر پذیر ہیں۔

یوں تو سیئات و حسنات دونوں کو اُسی کی طرف نسبت ہے۔

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (۴/۷۸)

مگر وہ جو بھی کرتا ہے، اُسے خیر ہی کہا جاتا ہے اور شر کو اس کی جانب منسوب کرنا یا ذمہ لگانا سُوءِ ادب معلوم ہوتا ہے۔ وہ کسی بندۂ بے وقار کو عزت و وقار بخشے یا کسی صاحبِ قدر و منزلت کو ذلیل و رسوا کر دے۔ اس کی دی ہوئی

Marfat.com

ہر چیز بھلی ہے، اُس کی ہر عطا بے خطا ہے، اس کے ہاتھ میں خَیر ہی خَیر ہے۔

بِیَدِکَ الْخَیْرُ (۳/۲۶)

مخلوقات کے اعمال کا محاسبہ تو واجب اور اس پر تنقید روا ہے، لیکن پروردگار سے باز پُرس کی کسے مجال ہے؟

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (۲۱/۲۳)

اس لیے یہی اقرار کرتے بن آتی ہے کہ ہم ہی حد سے بڑھ گئے، ہمیں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اللہ کی رحمت اور بخشش کے سوا ہمارا ٹھکانہ نہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۷/۲۳)

ہمیں انکار نہیں کہ خدا ہمارے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کرے گا اور ہم پر ظلم نہ ہونے پائے گا۔

وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (۳۹/۶۹)

مگر وہ جو مالک و مُختار ہے، اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، بلا شرکتِ غیرے واحدے، واحد و لاشریک اور مُختارِ کُل، بنانے والا، پیدا کرنے اور پالنے والا، زندہ رکھنے اور مارنے والا۔ اُس پر ظُلم اور فعلِ ناحق کا اطلاق ہی باطل ہے۔ ظُلم کو اس کی طرف کون منسوب کرے اور کون اُس کے کسی فعل پر ناانصافی کا حکم لگائے چھوٹے مُنہ سے بڑی بات کیونکر نکلے؟ لیکن ہماری اس کم نصیبی اور شُوم بختی کا کیا مداوا کہ طبیعت مائل بہ بدی ہے۔ ہم کسی طَور بھی گناہ سے بچ نہیں سکتے اور پرواز کی بجائے اُفتاد ہمارا مُقدر ہے ؎

جو دُوں فِطرت سے نہیں لائقِ پرواز ہُوں
اس مُرغِ بے چارہ کا انجام ہے اُفتاد

ہم مصائب میں گھرے ہوئے، آفاتِ ارضی و سماوی میں مُبتلا اور معصیت کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جس قدر مخلصی کی تدبیر کرتے ہیں، ناکامی کا مُنہ دیکھتے ہیں،

جتنا ہاتھ پاؤں مارتے ہیں بیکار ثابت ہوتا ہے اور کیچڑ میں اور دھنستے چلے جاتے ہیں ؎

بہ آبِ زمزم و کوثر سفید ننواں کرد
گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

لاریب حق تعالیٰ کسی قوم یا فرد کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جب تک لوگ خود خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہو اور اپنے دلوں کے خیال نہ بدلیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (۱۳/۱۱)

لیکن تائیدِ ایزدی کے بغیر کون اپنے حالات اور خیالات کو بدل سکتا ہے! انسانی قلوب تو محض ظروف ہیں، جن میں کچھ ڈالنے والا انسان خود نہیں۔ اس کے سوا کوئی اور ہے۔ اچھے خیال خدا کی طرف سے القا ہوتے ہیں اور برے خیال شیطان دلوں میں ڈالتا ہے اور صدورِ اعمال کا کسی صورت میں بھی ہمارے ارادے اور پسند، سعی اور تدبیر پر انحصار نہیں۔ قلبِ ماہیت یا قساوتِ قلوب دونوں من جانب اللہ ہیں ؎

خواہم بہ بلندی بگرایم لیکن
خود ہمتِ پست دادہ ای چہ کنم

اس میں کلام نہیں کہ قرآن مجید اوامر و نواہی سے پُر اور وعدہ و وعید سے لبریز ہے۔ مومنین نیک کردار کے لیے جنّتِ نعیم کا مژدہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (۱۱/۲۳)

لیکن ترکِ کفر اور حصولِ ایمان تو فقط اللہ کے فضل پر منحصر ہے۔ احکام کی بجاآوری اور ممنوعات سے اجتناب اُس کی ہدایت کے بغیر ممکن نہیں، بجز اُس کی اعانت کے نہ تو ہم ایمان سے مشرف ہو سکتے ہیں، نہ اعمالِ صالحہ پر قادر اور نہ ہی ہماری نیکیاں ہمیں فردوس کی ابدی زندگی سے بہرہ ور کرنے کی کفیل بن سکتی ہیں۔ جسے خدا

Marfat.com

راہ دِکھاتا اور توفیقِ عمل دیتا ہے، وہی راہ یاب ہوتا اور نیکی کے راستہ پر چلنے لگتا ہے اور جسے وہ راہ سے بے راہ کر دے، اُس کے لیے کوئی اور ہادی و رہ نما نہیں ہوسکتا، نہ وہ فائز المرام یا جنّت مقام ہوتا ہے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (۱۸/۱۷)

ہاں جسے خُدا گمراہ کرے، وہی بد اعمال اور زیاں کار ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۷/۱۷۸)

اور ہماری بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ ہم اپنے کسب، اپنی محنت اور اپنی کمائی پر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا (۲/۲۶۴)

زندگی سراسر ایک جُوا ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ داؤ میں ہماری ہار ہو گی یا جیت۔ یہ عمیق سمندر میں غوّاضی ہے اور کون جانے کہ اِس غوطہ زنی میں ہمارے ہاتھ کیا آئے گا۔ کسی کوشش کرنے والے کو اُس کی کوشش خدا کے مقابل مفید نہیں ہوسکتی۔ جس سے وہ کچھ روک لے، اسے کوئی دینے والا نہیں اور جسے کچھ عطا کرے، اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ہم مالکِ خیر و شر نہیں۔ اپنی جان کے بھلے اور بُرے کا اختیار نہیں رکھتے اور نفع و نقصان کا مشیّتِ الٰہی پر مدار ہے۔

لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (۷/۱۸۸)

انسانی مجبوری کا بھید کتنا عجیب اور کس قدر حیرت اَفزا ہے لیکن سچّی بات یہی ہے کہ صرف وہی قادر و قیّوم اور مُختارِ کل ہے اور ہم سب مجبورِ مُطلق۔ دونوں جہان اُسی کے اقتدار میں ہیں۔

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى (۵۳/۲۵)

Marfat.com

وہ اپنے اَمر پر غالب ہے اور اس عالَم میں سبھی کچھ اُس کے حکم، اُس کے ارادے اور اُس کی تدبیر سے ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ اس راز سے آگاہ نہیں۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (۱۲/۲۱)

؎ در دستِ دیگر بست سفید و سیاہِ ما!
باروز و شب بہ عربدہ بُودن چہ احتیاج

کوئی شَے بھی اُس کی قُدرت سے باہر اور مشیّت سے خارج نہیں بلکہ وہ ہمارے احوال و ظروف اور عالَمِ کون و مکاں کے وقائع و حوادث پہلے سے مُقدّر کر چکا ہے۔ وہ راہِ ہدایت پر چلاتا ہے تو ہم اُس پر چلنے لگتے ہیں اور گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے تو بھٹکتے پھرتے ہیں اور راہ نہیں پاتے بلکہ اُس نے اہلِ ہوا کو تو اُن کے علم و آگاہی کے باوجود گمراہ کر دیا۔

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ (۴۵/۲۳)

اور جب رسول تعلیم و ہدایت کے لیے قرآن پڑھتا ہے تو رسول اور اُن کے درمیان، جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے، خدا ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتا ہے اور حقیقت کا چہرہ اُن کی نگاہوں سے مستور رہتا ہے۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا (۱۷/۴۵)

غرض بقول ابنِ قیمؒ "وہ چلانیوالا اور ہم چلنے والے ہیں، اور وہ حرکت دینے والا اور ہم حرکت کرنے والے ہیں، وہ کھلانے اور پلانے والا اور ہم خُورد نوش کرنے والے ہیں؛ وہ ہمیں کھڑا کرتا اور قائم رکھتا ہے تو ہم کھڑے ہوتے اور اُستوار رہتے ہیں۔ ساکن کو ساکن اور مُتحرّک کو متحرّک کرنے والا وہی ہے۔"

وہی ہم کو خشکی اور دریاؤں میں لیے پھرتا ہے۔

اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۲۷/۶۳)

وہی کافر کو کافر اور مُومن کو مومن بناتا ہے۔ بندے کا ہر فعل اور عمل اُس کی

ہدایت اور اِستعانت پر موقوف اور اُس کی قدرت و اختیار میں ہے اور ہمارے تمام افعال معلوم، مخلوق اور مقدور ہیں۔ یہاں تک کہ کھجوروں کا جو پیڑ مسلمانوں نے کاٹا یا اُسے اُس کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، وہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (۵۹/۵)

یہ ممکن نہیں کہ ہم جس بات کی آرزو کریں، وہ ضرور پا سکیں۔

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى (۵۳/۲۴)

بلکہ کسی چیز کی آرزو کرنا بھی تو ہمارے اختیار میں نہیں اور جب تک وہ نہ چاہے ہم کوئی بات چاہ نہیں سکتے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (۷۶/۳۰)

اس میں شک نہیں کہ ہمارے تمام افعال ارادوں ہی کی بدولت ظہور میں آتے ہیں مگر ارادے بھی تو انسان کے بس میں نہیں۔ لا کلام دل اعمال کا مصدر ہے، نیکی اور بدی کا یہی سرچشمہ ہے لیکن دل پر کسے قابو ہے۔ خدا مُقلّب القلوب ہے، انسان کا دل اُس کی اُنگلیوں کے بیچ میں ہے۔ وہ جس طرف چاہتا ہے، اُسے موڑ دیتا ہے اور وہ بڑا آدمی اور اُس کے قلب کے درمیان ہو جاتا ہے

اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ (۸/۲۴)

دل اور نیتوں، ارادوں اور آرزوؤں کی طرح ہماری عقل بھی پابندِ حالات اور بوروار دات ہے۔ آزاد نہیں۔ اس پر بیسیوں محرکات و محرّضات اثر انداز ہیں ہم میں سے ہر ایک کی سوجھ بوجھ دوسرے سے جُدا ہے، لیکن اگر عقل خیر و شر کی امتیاز بھی کر لے تو محض نیک و بد کی پہچان سے کچھ بن نہیں پڑتا کسی چیز کے جان لینے سے راہِ عمل تو متعیّن نہیں ہو جاتی۔ علم عمل کا ضامن نہیں ہوا کرتا۔

اس عالمِ اسباب میں کوئی بھی فعل سبب کے بغیر سرزد نہیں ہوتا۔ ہر امر مُقدّر اسباب کے ساتھ مُقدّر ہے۔ اور جب خدا اسباب پیدا کرتا ہے تو اُن اسباب کے نتائج ناگزیر ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

ایک طرح سے انسانی افعال میں اختیار اور اضطرار دونوں شامل ہیں؛ اختیار
اس لحاظ سے کہ نظرِ ظاہر کو اُن میں ارادے اور اکتساب کا دخل معلوم ہوتا ہے اور
جبر اِس اعتبار سے کہ ارتکابِ فعل سے پہلے سبب کا ہونا لازم ہے اور اسباب
کا خالق انسان نہیں، اللہ مجدہٗ اُنہیں خلق کرتا ہے۔ اُس نے ہر کسی کو جس مقصد کے
لیے پیدا کیا ہے، اُس کا سامان بہم پہنچایا اور اسباب جمع کر دیے ہیں۔

كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ (حدیث)

دراصل اسباب کی دُنیا میں وہی مُسَبِّبُ الاسباب ہے اور بشر مضطر و محتاج
بھلا اور بُرا سب اُس کے ہاتھ میں ہے۔ ع

از مُسَبِّب می رسد ہر خیر و شر

اُس کا ارادہ قلوبِ انسانی میں ارادے کی تخلیق کرتا ہے۔ وہ انسان کے دل اور
اعصاب، ظاہر اور باطن پر چھایا ہوا ہے اور انہیں گھیر رکھا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ (۱۷/۶۰)

ان میں تحریک اس کے حُکم سے ہوتی ہے اور وہی صدورِ اعمال کا موجبِ حقیقی
ہے۔ اُس نے خیر و شر کے ہر کام کی مقداریں مُقرر کر رکھی ہیں۔

اَلْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

وہ جو کچھ چاہتا اور ارادہ کرتا ہے، وہی کرتا ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (۲/۲۵۳)

اور اُس کے بغیر کسی کا زور و اختیار نہیں۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۱۸/۳۹)

اُس نے ہر آدمی کا پرندہ یعنی اُس کا مُقدر طوق کی طرح اُس کی گردن میں آویز
کر دیا ہے۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ (۱۷/۱۳)

دنیا میں جو کچھ بھی واقع ہوتا ہے، اُس کی مشیت سے واقع ہوتا ہے۔

Marfat.com

تمام امور اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ (۱۱/۱۲۳)

انسان کی روشیں اُس کے بس میں نہیں اور تمام معاملات کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ (۲۲/۴۱)

حلقۂ خیال ہو یا دائرۂ عمل یا نیتوں اور ارادوں کی دُنیا، کوئی جگہ بھی اُس کے سررشتۂ اقتدار سے باہر نہیں، کہیں بھی وہ عاجز اور بے دخل اور انسان قادر و یا یاب نہیں۔ وہ ایک بے بس اور مجبور تماشائی نہیں، نہ محض دفترِ اعمال کا مُرتّب کرنے والا ہے کہ جو کچھ بھی ہم سے سرزد ہو، وہ اُسے بلاکم و کاست خود لکھتا جائے یا کرام الکاتبین سے رقم کراتا رہے بلکہ وہ قادر اور حاکم ہے اور ارض و سما میں اُس کے سوا کسی اور کا حکم چل نہیں سکتا۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ (۶/۵۷)

اس کے برعکس اگر ہم یہ مان لیں کہ اس دارالعمل میں ہم ہی کرتا دھرتا ہیں۔ انسان مطلق السلطان اور با اقتدار ہے۔ نیکی اور بدی، بھلائی اور برائی، تعمیر اور تخریب، آرائش اور بگاڑ سب ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے اور خدا کو ہمارے کاروبار میں دخل نہیں تو اس مُلحدانہ عقیدہ سے مذہب کی دُنیا یکسر درہم برہم ہو جاتی ہے، یقین و ایمان کی مہتم بالشان عمارت دھڑام سے نیچے آگرتی ہے۔ دُعا اور مُناجات، عبادت اور ریاضت، اِلحاح اور زاری، توبہ اور استغفار اور قاضی الحاجات سے کرم کی بھیک مانگنا تمام کے تمام افعالِ عبث ٹھہرتے ہیں۔ اگر قادرِ مطلق ہمارے کاموں میں دخیل اور ہمارا کارساز نہیں تو ہم طلب کے ہاتھ اُس کی طرف کیوں بڑھائیں، اُس کے سامنے تمناؤں کا اظہار کیوں کریں اور احتیاج کا دامن اُس غنی الحمید کے آگے کس لیے پھیلائیں؟

حقیقت یہ ہے کہ اُس کی رضا سب پر غالب اور اس کا فرمان سب پر فائق ہے۔ اُس کے علم اور ارادے اور فیصلے کے بغیر کچھ بھی ممکنۂ شہود پر جلوۂ فگن نہیں ہوتا۔ ہم

جو کچھ کہتے ہیں، اُس کے حکم سے کہتے اور جو کچھ کرتے ہیں، اُس کی توفیق سے کرتے ہیں۔ انسان کی کیا بساط ہے کہ کوئی کام بھی تنہا اپنی قُدرت اور ہمت سے کر پائے۔ اُس کے افعال تو محض استعارے کے طور پر اُس کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں، ورنہ حقیقی کارساز اور کارفرما تو اُسی کی ذاتِ ستوُدہ صفات ہے۔ ہر سکُون اور حرکت اُس کی طرف سے ہے اور وہ جو چاہتا ہے، سو کرتا ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (۸۵/۱۶)

اِسی لیے تو اُس نے ہمیں یہ حکمِ صریح دیا ہے کہ کسی بھی کام کی نسبت یہ نہ کہو کہ میں کل ایسا کرُوں گا بلکہ یوں کہو کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کر سکُوں گا۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (۱۸/۲۳-۲۴)

ہم میں سے کوئی ایسا نہیں، جس کا کام اور مقام پہلے ہی سے مقرّر نہ ہو چکا ہو۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مُقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (۳۷/۱۶۴)

ہمارے قلُوب، ہماری پیشانیاں، ہمارے اعضا و جوارح اور ہمارے خیالات و تصوّرات سب اُس کے قبضہ میں ہیں۔ اُس نے ہمیں کسی شے پر اختیار کامل نہیں دیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِيْنَا وَجَوَارِحَنَا بِيَدِيْكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا

ہے جہازِ عُمرِ رواں پر سوار بیٹھے ہیں!
سوار خاک ہیں بے اختیار بیٹھے ہیں

جب تک وہ ہمیں کام کرنے کی توفیق نہ دے بلکہ اُس سے بھی قبل ہمارے دل میں کام کرنے کا ارادہ نہ ڈالے، ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ وہ جب ارادہ کرتا ہے کہ ہم سے کوئی فعل سرزد ہو تو پہلے اس فعل کی رغبت ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے۔

ہر کسے را بہرِ کارے ساختند میلِ آں اندر دلش انداختند

پھر اپنی مشیئت کے مطابق ہم سے کام لیتا ہے اور جو کام اُس کی رضائے ازلی کے خلاف ہو، اُس سے ہمیں مُتنفّر کر دیتا ہے۔ وہ کرم فرمائے تو ہمارے ارادوں اور قوٰی کو نافع اُمور کی طرف راغب کرتا اور مائل بہ کرم نہ ہو تو ہمیں ہمارے نفس کے

Marfat.com

سپرد کر دیتا ہے۔ غرض جو کام وہ چاہتا ہے، وقوع پذیر ہوتا ہے اور جسے نہیں چاہتا، وہ ہرگز واقع نہیں ہوتا۔ اُس کی رضا و قضا اور توفیق و اعانت کے بغیر ہم سے کچھ بن نہیں پڑتا۔

پھر جب در اِختیار ہم پر بند ہے تو کیوں نہ ہم اُس کے دیے ہوئے پر راضی ہوں اور اپنے دلوں میں ملال یا جبین پر شکن نہ لائیں اُس سے بہتر ہمارے لیے تدبیر کرنے والا اور خیر اندیش کون ہے۔ ؎

رضا بداده بده وز جبیں گره بکشا!
که بر من و تو در اختیار نکشاده است

اُس کی تقدیر سے مَفر نہیں اور جب ہم اُس سے بچنا چاہتے ہیں تو اُس کی تقدیر ہی کا سہارا لیتے ہیں۔ کوئی اُس سے بھاگ نہیں سکتا، بچ کر کہیں جا نہیں سکتا ؎

نہ پائے آنکہ بگریزم ز تقدیر
نہ صبرے آنکہ با تقدیر سازم

اور جب ہم امان ڈھونڈتے ہیں تو یہ بھی اُسی میں ملتی ہے۔ اُس کی مشیّت کو صرف اُس کی مشیّت روک سکتی ہے اور اُس کی ایک قضا کو دُوسری قضا۔ پس کیوں نہ ہم تقدیر کی تقدیر سے مدافعت کریں اور قضا کو دُعا سے روکیں[1]۔ جب وہ کسی کو تکلیف میں مُبتلا کرتا ہے تو اُس تکلیف کو دُور کرنے کی قُدرت بھی رکھتا ہے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ (۶/۱۷)

اُس کے سوا کسی اَور کو یہ مقدور نہیں۔ ہر امر کے ظہور کی ساعت اور ہر بات کا وقت مقرر ہے۔ البتہ صبر اور اِنتظار لازم ہے۔

کار ہا چُوں بوقت مَوقُوف است
وقت را اِنتظار باید کرد!

---

[1] ؎ چوں زیک تقدیر خوں گردد جگر — خواہ از حق حکمِ تقدیرِ دگر
تُو اگر تقدیرِ نَو خواہی، رواست — زانکہ تقدیراتِ حق لاانتہاست

Marfat.com

بشرِ ناتواں کی ہمت نہیں کہ اُس کی قضا کو بدل سکے لیکن اُسے قُدرت ہے کہ جب چاہے، بہ مُقتضائے حالات اپنے فیصلوں میں مناسب رَدّ و بدل کر دے یا احکام و قضایا پر خطِ تنسیخ کھینچ دے۔ ہر وعدہ لکھا ہوا ہے مگر وہ کتابِ مسطور میں سے جسے چاہے، جریدۂ عالم پر ثبت رکھے اور جسے چاہے محو کر دے۔

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ (۱۳/۳۸-۳۹)

عالمِ امکان میں جن چیزوں پر اُس نے ہمیں ظاہری اور برائے نام اختیار دیا ہے، وہ اختیار بھی اُس کی تابعِ مرضی ہے۔ سارے عناصر ہمارے خادم بھی ہیں اور ہلاک بھی۔ قدرت کی جملہ قوتیں ہماری حُکم بردار بھی ہیں اور ہمارے لیے ہَول ناک اور ضرر رساں بھی۔ اُس نے ہمارے فائدہ کے لیے ہرے بھرے درختوں سے آگ پیدا کی۔ ہم اُسے سُلگاتے اور جلاتے ہیں۔

جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ (۳۶/۸۰)

اُسے تاپتے ہیں اور وہ ہمیں گرم رکھتی ہے۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ (۲۷/۷)

اور آگ ہمارے گرد روشنی بھی کرتی ہے۔ اس سے ہمارا ماحول تابناک ہوتا ہے۔

اَلَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ (۲/۱۷)

لیکن اگر وہ چاہے تو یہی آگ ہمیں اور ہماری ہر چیز کو جلا کر راکھ بھی کر سکتی ہے۔

"کیا ہم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اُس کے پاس کھجور اور انگور کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور وہاں اُس کے لیے ہر طرح کا میوہ دست یاب ہو اور پھر وہ شخص ضعیف العُمر ہو جائے اور اُس کی اَولاد صغیر ہو اور تقدیر سے اس باغ پر بگولا آئے، جس میں آگ ہو اور وہ اس باغ کو جلا دے۔"

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ

Marfat.com

ذُرِّيَّةً ضُعَفَآءَ فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ (۲/۲۶۶)

یہ بات ہمیں انتہائی ناگوار اور ناقابلِ برداشت کیوں نہ ہو مگر جو ہونی ہے، وہ بہر حال ہو کر رہتی ہے۔ ہماری آزردگی اور افسردگی، غم اور اندوہ اسے ٹال نہیں سکتے۔ ہماری پسند و ناپسند سے قطع نظر، باغ کو اگر جلنا مقدر ہے تو آگ اُسے جلا کر رہے گی اور اشجار و اثمار کو بھسم کر دے گی۔

بخلاف اس کے جب خدا کسی بچانا چاہے تو یہ بھی اُس کے لیے دُشوار نہیں۔ ایمان داروں کے باپ اور اللہ کے حکم بردار بندے ابراہیم (علیہ السّلام) نے جب اصنام پرستی کی خوب مذمّت اور خدائے واحد و برحق کی زوروں سے تبلیغ کی تو اُس کی قوم نے انتہائی غیظ و غضب میں آکر اُس کے لیے آگ بھڑکائی اور کہا کہ اِس کو اسی آگ میں جلا کر خاک کر دو اور اپنے خداؤں کو اس بُت شکن کے ہاتھوں سے بچا لو۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ (۲۱/۶۸)

مگر قُدرتِ خداوندی سے دہکتے ہوئے انگار اُس کے لیے پھولوں کی سیج بن گئے۔ خدا نے آگ کو حکم دیا کہ ٹھنڈی ہو جا۔ تیری تپش اور التہاب سے ابراہیم کے بدن کا ایک رُواں بھی جلنے نہ پائے بلکہ ان شعلوں میں سے وہ امن و عافیت سے ساتھ صحیح و سالم باہر نکل آئے۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (۲۱/۶۹)

اور بالکل ایسا ہی ہوا۔ آتش سوزاں کے شعلہ ہائے جوالہ، جو نہ صرف جلانے بلکہ جلا کر خاکستر کر دینے کی خاصیت رکھتے تھے، اُسے مُطلق گزند نہ پہنچا سکے۔ نار اُس کے لیے گلزار ہو گئی۔

خداوندِ کریم نے برق کو ہمارے قابو میں کیا۔ یہ ہمیں روشنی اور تمازت بہم پہنچاتی ہے، یہ تُو ہی ہے اور نار بھی اور قُوت بھی جو حرکت پیدا کرتی اور ہمارے لیے انواع و اقسام کی خدمات بجا لاتی ہے۔ مگر اُس کی مرضی ہو تو یہی رعد و برق ہماری غارت گری کا موجب بن جاتی ہے، ہماری آنکھیں اُچک لیتی ہے۔

Marfat.com

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲/۲۰)

اور موت کے ڈر سے ہم اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالتے ہیں

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ (۲/۱۹)

یہ بجلی کی کڑک ہی تو تھی جس نے قوم ثمود کو آ پکڑا۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ (۴۱/۱۷)

اور اس چنگھاڑ سے وہ ایسے ہو گئے، جیسے کانٹوں کی روندی ہوئی باڑ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ (۵۴/۳۱)

یہ بجلی کا کوندا ایک ضرب المثل بن گیا۔ اللہ کا رسول لوگوں کو عذاب سے ڈراتا تو صاعقۂ عاد و ثمود کی مثال دیتا۔

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (۴۱/۱۳)

اُس نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک کڑک سے ڈراتا ہوں جیسے عاد و ثمود کی کڑک تھی۔

خدا کی مشیت کے تحت ہوا ہماری خدمت پر مامور ہے اور اسی پر مدارِ حیات ہے۔ اگر یہ چند لمحوں کے لیے بھی بند ہو جائے تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے یہ ہمارے بادبانوں کو بھر دیتی ہے اور کشتیوں کو لیے پھرتی ہے اور ہم اس کے چلنے سے بہت خوش ہوتے ہیں

اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا (۱۰/۲۲)

پھر ان کشتیوں پر ہر طرف سے طوفانی ہوا آتی ہے اور ہم، جو کشتی میں سوار ہیں، سمجھتے ہیں کہ گھر گئے۔

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ (۱۰/۲۲)

خدا اچانک باد مخالف کا ایک زبردست جھونکا یا طوفان بھیجتا ہے جو ہمیں غرق کر دے۔

فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ (۱۷/۶۹)

یہی ہوا ایک زنّاٹے کی آندھی کی صُورت میں سات منحوس راتیں اور آٹھ بدشگون اور نامبارک دن قومِ عاد پر چلتی رہی اور اُس نے آدمیوں کو یُوں اُکھاڑ پھینکا اور اُنہیں برباد و مُنتشر کر دیا، جیسے اُکھڑی ہوئی کھجُور کے کھوکھلے تنے ہوتے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ (۵۴/۱۹-۲۰)

اُن میں کوئی بچا ہوا نظر نہ آتا تھا

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ (۶۹/۸)

خدا نے قومِ لوط پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا (۵۴/۳۴)

اور اُنہیں تہس نہس کر دیا۔

دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (۴۷/۱۰)

ہوا نے ہر شے کو اکھاڑ ڈالا اور خالی مکانوں میں نام کو بھی کوئی مکیں نہ ملتا تھا۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ (۴۶/۲۵)

اور پھر یہی ہوا تھی، جسے خدا نے حضرت سلیمان کے قابو میں کر دیا۔ جہاں بھی اُسے جانا ہوتا، یہ اُسی طرف کو چلتی اور اُسے اڑائے لیے پھرتی۔

اَلرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ (۲۱/۱۸)

اور جانے یہ ہوا کس قدر تُند و تیز اور برق رفتار تھی کہ سلیمان کی صُبح کی سیر ایک مہینہ کی راہ تھی اور شام کی سیر ایک مہینہ کی راہ، جسے وہ دوشِ ہوا پر چند ساعتوں میں طے کر لیتا تھا۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ (۳۴/۱۲)

پانی جو ہمیں زندگی بخشتا ہے اور جس سے ہماری کھیتیاں سرسبز ہیں، ہماری ہلاکت آفرینی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ سیلاب ہمارے آباد گھروں اور اثاثۃ البیت کو اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے اور سمندر کی لہریں، جو ہیبت اور رِفعت میں پہاڑ کی سی معلوم

ہوتی ہیں۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ (۱۱/۴۲)

ہمیں ہمارے جہازوں سمیت غرقِ تہِ آب کر دیتی ہیں اور کوئی بھی ہمارا فریاد رس اور مُخلصی دینے والا نہیں ہوتا۔

وَإِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا يُنقَذُونَ (۳۶/۴۳)

اور یہ کوئی فرضی یا قیاسی بات نہیں بلکہ ایک تاریخی حقیقت ہے اور ہمارے جُزوِ ایمان و شاملِ اعتقاد بھی ہے کہ حضرتِ نوح کے طُوفان نے بیک بار تمام کافروں کو غرق کر دیا تھا۔ خدا نے آسمان کے باب کھول دیے۔ فلک سے کئی روز مُسلسل اور مُوسلا دھار بارش ہوتی رہی اور زمین سے پانی کے چشمے پھُوٹ نکلے۔

فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۵۴/۱۱-۱۲)

جب اُس کا حکم آیا تو گویا تنُور نے جوش مارا۔

إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ (۱۱/۴۰)

اور نُوح کی کشتی، جس میں چند مُومنین سوار تھے، اُنہیں پانی کی مَوجوں پر لیے پھری۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ (۱۱/۴۲)

پھر خدا نے زمین سے فرمایا کہ اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو کہا کہ ٹھہر جا اور پانی کو سُکھا دیا۔

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ (۱۱/۴۴)

کیونکہ ربِّ قدیر کو یہ قُدرت ہے کہ زمین پر ٹھہرے اور پھیلے ہوئے پانی کو سمیٹ لے۔

وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ (۲۳/۱۸)

اور یُوں اُس نے حضرت نُوح اور اُن کے رُفقائے کرام کو کشتی میں بچا لیا۔ کشتی کوہ جُودی پر جا ٹھہری۔

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (۱۱/۴۴)

مگر اللہ نے مکذبینِ تیرہ بخت کو ڈبو دیا۔ یہاں تک کہ زمین پر اُن کا کوئی گھر نہ چھوڑا، نہ اُن کا نام و نشان باقی رہا۔

رَبِّ لَا تَذَرْ فِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (۷۱/۲۶)

؎ خدا کسی کو مٹائے نہ اِس طرح ہادی
کہ مٹنے والے کی دُنیا میں خاک بھی نہ رہے

چشمِ نجیبؔ نے یہ منظر بھی دیکھا کہ خدا نے بحرِ عمیق و بے کراں کو پھاڑ کر اُسے بنی اسرائیل کے لیے رہگذر بنایا، پانی کو سُکھا ڈالا اور سمندر کی تہہ کو پایاب کیا۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا (۴۴/۲۴)

اور فرعون کے لوگوں کو اُسی سمندر میں ڈبو دیا۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (۲/۵۰)

عبرت کی نگاہ آج بھی قومِ موسیٰ کی مخلصی اور آلِ فرعون کی بربادی کا نظارہ کر رہی ہے۔

حضرت یونس جب غرقِ آب ہوئے اور مچھلی نے انہیں نگل لیا۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ (۳۷/۱۴۲)

تو پانی کی جو خوف ناک موجیں اُنہیں بہالے گئی تھیں، اُنہیں قعرِ دریا اور دہانِ ماہی سے نکال لائیں اور اچھال کر ساحل پر پھینک دیا، بیمار و نزار مگر زندہ و سلامت۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ (۳۷/۱۴۵)

اور اگر خدا کا حکم نہ ہوتا تو اُس کا برگزیدہ نبی۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳۷/۱۳۹)

اور اُس کی تسبیح کرنے والا یونس۔

اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (۳۷/۱۴۳)

اُس دن تک کہ قبروں میں سے مُردے جی اُٹھیں، مچھلی کے پیٹ میں ہی پڑا رہتا اور اُس زِنداں سے کبھی اُسے رہائی نہ ہوتی۔

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (۳۷/۱۴۴)

پس اگر قادرِ مُطلق چاہے تو جملہ عناصر اور تمام قُوّتیں ہمارے ساتھ محارب اور متصادم رہیں اور چاہے تو اُنہیں ہمارے لیے تسخیر کر دے، عناصر کی باگ ہمارے ہاتھ میں رہنے دے اور کائناتِ عالم کی ہر مہلک اور مخالف، قوی اور ہیبت ناک طاقت کو ہمارے موافق اور مطیع و منقاد کر دے۔ خیر و شر مطلقاً اُس کی قضا کے بغیر نہیں ؎ ہیچ بیکم محمد حنیف ندوی

غالب از انکہ خیر و شر جُز بقضا نبودہ است
کارِ جہاں ز پُر دلی، بے خبرانہ کردہ ایم ؎

وہ صاحب فضلِ عمیم ہے اور ذی اقتدار ہے اور ہم صرف اُسی قدر قدرت و اختیار رکھتے ہیں، جس کی وہ خُود ہمیں استطاعت عطا فرمائے۔

فیضِ حق افزُوں ز استعداد نتواں یافتن
می بُرد ہر کس بقدرِ ظرفِ خُود از بحر آب

اس ظرف کی استطاعت اور استعداد بنانے والا بھی وہی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے، احسان کرے اور جس قدر چاہے فضل و عطا کرے، حُجّت و تکرار کرنا یا دلیل و بُرہان لانا ہمارا کام نہیں۔

اَللّٰهُ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ (۱۴/۱۱)

وہ بڑی طاقتوں اور قُدرتوں، زور اور اختیار والا ہے۔ اُس نے پہاڑوں کو داؤد کے تابع کر دیا۔

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ (۲۱/۷۹)

اور بنی اسرائیل کو پا پیادہ بحرِ مَوّاج کے پار اُتارا۔

Marfat.com

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ (۱۰/۹۰)

سمندر پھٹ گیا، پانی کا ہر ٹکڑا ایک عظیم پہاڑ کی مانند کھڑا ہو گیا اور خدا نے اُن بلندیوں کے درمیان چلنے کو راستہ بنا دیا۔

فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ (۲۶/۶۳)

جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو پتھروں میں سے چشمے پھوٹ نکلے اور سب آدمیوں نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ
فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ (۲/۶۰)

اُس نے زکریا کو لڑکا دیا، اس حال میں کہ وہ خود ایک پیر مرد تھا اور اُس کی بیوی بانجھ تھی۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ (۳/۴۰)

مریم کو بلا مساسِ بشری ایک پاکیزہ فرزند عطا فرمایا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ (۳/۴۷)

اُس نے حواریانِ مسیح کی طلب پر نشان کے طور پر آسمان سے بھرا ہوا خوان نازل کیا، جس میں سے اُنہوں نے کھایا اور شکر ادا کیا۔

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ
خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (۵/۱۱۴)

اور اُس نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ اُن پر پرندوں کے جھنڈ بھیجے، جو اُن پر کنکریاں پھینکتے تھے، اُنہیں چھلنی کر دیا اور وہ یوں ہو گئے جیسے کھایا ہوا بھس

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ
تَضْلِیْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ
فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ (۱۰۵/۱-۵)

خدائے قادر وقیوم نے بے شمار خرقِ عادت کام اور اعجاز کر دکھائے جو کُتبِ الہامی میں تفصیل واطناب کے ساتھ مذکور ہیں اور یہ کوئی بنائی ہوئی باتیں نہیں۔ ان قصص وقائع میں عقل مندوں کے لیے مَوعظت اور عبرت کے باب مضمر ہیں۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ (۱۲/۱۱۱)

اُس کی قدرتوں کا کوئی حد وحساب نہیں ؎

وہ جو چاہے تو اُٹھے سینۂ صحرا سے سحاب

اور اس کے حکم کے بغیر کسی رسول کو بھی یہ مقدرت اور اختیار نہیں کہ وہ از خود کوئی معجزہ لاسکے۔ سبھی کچھ اُس کی ازلی تدبیر سے ہوتا ہے اور ہر وعدہ لکھا ہوا ہے۔

وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (۱۳/۳۸)

وہ قادرِ مطلق ہے اور تقدیر اُس کی خانہ زاد ہے وہ تقدیر ساز بھی ہے اور تقدیر شکن بھی، اس لیے ہم اس کے فضل وکرم کے طالب اور اُسی سے رُشد وہدایت کے مُتمنّی ہیں۔

اے اللہ! ہمارے مقدر کی نحوست کو دُور کر اور ہمیں دُنیا اور عقبیٰ کی نعمتوں سے سرفراز فرما۔ ویسے ہم ہر حال میں راضی برضا ہیں ؎

گر کُفر وضلالت بود از دین وہدایت
خوش باش کہ کارِ ازلی جُز بعطا نیست

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ۔ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

وہی علیم و خبیر ہے اور فقط اُسی کے علم سے ہم آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ وہی قادر و توانا ہے اور اُس کی بدولت ہی ہم کسی شے پر قُدرت رکھتے ہیں۔ وہی چشمۂ فیض ہے جس سے سیراب ہو کر ہم اَوروں کو فیض یاب کرتے ہیں۔ ایک ہاتھ سے لیتے اور دوسرے ہاتھ سے دیتے ہیں۔ وہی ہمارا مُشکل کشا اور حاجت روا ہے جو ہمارے عقدہ ہائے لاینحل کی گرہ کشائی کرتا اور ہم سے دوسروں کی حاجت روائی کراتا ہے وہی غنی ہے جس کے خزانے معمُور ہیں۔ جس کی دولت اور غنا نے ہمیں مالا مال اور مُستغنی کر دیا اور ہمارے مال سے محتاجوں اور بے نواؤں کی جھولیاں بھریں۔ وہ ذوالفضلِ عظیم ہے۔ جس کے فضل سے ہم بہرہ یاب ہیں، خود عافیت میں بسر کرتے اور دوسروں کے لیے دستِ کرم کشادہ رکھتے ہیں۔ ہم بندہ ہیں اور وہ بندہ نواز۔ ہم نیازمند ہیں اور وہ بے نیاز۔ ہم مستعین ہیں اور وہ معین

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِین (۱/۴)

اعضائے انسانی کا خالق کون ہے۔ دست و پا کس نے بنائے۔ چشم و گوش کس کی صنعتِ بے مثال کا نمونہ ہیں۔ جسم کی نمو اور بالیدگی کے لیے خون کس نے پیدا کیا۔ کس نے وہ محیّرُ العقول مشین ایجاد کی، جس سے خُون کی نہریں بدن میں رواں ہیں۔ ناصاف خُون رگوں میں گھُومتا ہے اور پھر صاف ہو کر شریانوں میں دوڑنے لگتا ہے۔ ایسے ہی دماغ کی ساخت اور اس کی کارگزاری کس کے دستِ حکمت آفریں کی شگرف طرازی اور نُدرت آفرینی ہے۔ دل کس نے بنایا اور اس کی اتھاہ گہرائیوں میں جذبات اور خواہشات کا طوفان کس نے برپا کر دیا۔ سوچیں کس نے پیدا کیں۔ خیالات کو کس نے انگیخت دی اور مرد ناداں کو ماہر و مُدبّر، عاقل و فرزانہ

Marfat.com

بنا کر آسمانی رفعتوں میں آمادۂ پرواز کر دیا۔ امنگیں دیں، احساس دیا، ذوقِ تجسّ بخشا۔ پھر دنیا کو اس کے لیے ایک مکتب اور مستقل تجربہ گاہ بنا دیا۔

اپنی بیدار زندگی میں انسان ہر لمحہ زیرِ تربیت ہے۔ وہ کھلی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ حالات اور واقعات سے سبق اندوز ہوتا ہے۔ باہمی اختلاط و ارتباط سے، معاشرتی علائق، صحبت اور رفاقت سے سینکڑوں کتب کے مطالعہ اور ہزاروں نفوس کے تجربات سے، پند و مواعظ سے، اوروں کے چلن اور اُن کے نمونہ سے، مرئی اور غیر مرئی، دیدنی اور نادیدنی محرّکات سے اثر پذیر ہوتا ہے جو اُس کی تعمیر کے ذمّہ دار ہیں۔ آدمی وہی ہے جو اُس کا ماحول اور بیرونی حالات اُسے بنا دیں۔ وہ ایک لوحِ صاف مگر بغایت نقش پذیر ہے۔ چنانچہ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک غیر اہم، اتفاقی حادثے نے اُس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا کیا اور ایک نیا نصب العین دے کر اُسے راہِ جدید پر گام زن کر دیا۔

غرض خدا ژرف نگاہی اور حقیقت نگری کی توفیق دے تو واضح ہوتا ہے کہ بدن اور ذہن ہر دو پابند ہیں۔ ہمارے عصبی، قلبی اور ذہنی نظام پر وہی مسلّط ہے۔ ارادے اور عمل بھی آزاد نہیں۔ دونوں پر خدائے قادر و حکیم قابض اور محیط ہے اور پھر خدا کی پیدا کردہ جبلّت سے کسے مفر ہے یہ غیر مُبدّل ہے۔ انسان کے ساتھ جنم لیتی اور موت تک اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی رہے حالات و حوادث اور علل و اسباب۔ سو اُن کو بھی خدا خلق کرتا ہے اور سب اُسی کے اختیار میں ہیں ؎

سارے اسباب ہیں اُسی کے مطیع
جو خدا چاہتا ہے، وہ ہوتا ہے

Marfat.com

اس لیے یہ مان لینے کے سوا چارہ نہیں کہ سب اللہ کا جلال و کمال اور اُس کی قُدرت و عظمت کا ظہُور ہے۔ سب اُسی کی کبریائی ہے اور انسان کی کوئی بڑائی اور برتری، قوّت اور اختیار نہیں ؎

تری دنیا میں مجبُور و مقہور
مری دنیا میں تیری پادشاہی

زمین و آسمان، انسان اور شیطان اور اُن کی ذُرّیت کا وہی خالق ہے۔ بھلائی اور بُرائی کا وہی پیدا کرنے والا ہے۔ اُس کی قُدرتِ تخلیق اور حکمتِ آفرینش سے کوئی پُوری طرح آگاہ نہیں۔ کارگاہِ عالم میں کوئی اس کا شریک نہیں، مشیر اور صلاح کار نہیں۔ نظامِ کائنات میں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ کسی کو اپنی مدد کے لیے نہیں بلاتا۔ خود قوّت والا ہے اور دوسروں کو اپنا قوّتِ بازو نہیں بناتا۔ اہتمامِ خُشک و تر کسی اَور کا دردِ سر نہیں۔ فقط اُس کی ذمّہ داری ہے۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (۱۸/۵۱)

حاصل کلام یہ ہے کہ نقل و عقل دونوں سے ایمان بالقدر، یعنی خیر و شر کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہے اور تقدیرِ الٰہی کا انکار خدا کی قدرت و اقتدار اور اُس کی خدائی کا انکار ہے۔ حکمت اور دانائی، قوّت اور قُدرت کا سرچشمہ ذاتِ باری تعالیٰ ہے اور بشرِ خاکی ہر طرح سے مجبور اور محتاج، بے بس اور ناتوان ہے۔

یہ ہر دو اُمور تو درست نہیں ہو سکتے کہ خدا بھی قادر علی الاطلاق ہے اور یہ بظاہر عاجز و فرومایہ انسان بھی مُختارِ کُل ہے۔ اس عالمِ اسباب میں وہ بھی جاعلِ مُطلق

Marfat.com

ہے اور ہمیں بھی کامل تصرف و اقتدار حاصل ہے۔ لامحالہ ہم اُس کی رضا کو فو
طاعت و تسلیم کے لیے اپنے سروں کو اُس کے حضور میں خم کرتے ہیں۔ وہ
پر قادر ہے اور ارض و سما میں اُسی کا حکم جاری و ساری ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (۶۵/۱۲)

ے بیرم بدہ رضا بہ قضائے کہ رفتہ است
چوں کارہا خلافِ مقدر نمی شود

کتبہ عبدالحفیظ

Marfat.com

نوشتۂ تقدیر

235

از بیگم محمد حنیف ندوی

Presonal Collection of Books of Late
Maulana Muhammad Hanif Nadvi & Donated
By Mrs. Maulana Muhammad Hanif Nadvi

اظہار سنز - لاہور

مجبور در مشیۂ تقدیر بودہ ایم
مارا بہ اختیار کہ چُون و چرا کنیم